

کنایہ چاہتے تھے، آج آسمان کے لیے زیبا ہے کہ ستاروں کے موتی  
چن چن کر سہرا گوندھے۔ پھر اسے ہلال کی زریں کشتی میں سجا کر لائے۔ اس  
میں وہی تعقید نمایاں ہے، جو اصطلاح میں تعقید قبیح ہے۔

۵۔ شرح : سہرا گوندھنے کے خیال سے ساتوں سمندروں کے  
موتی اکٹھے کر لیے ہوں گے۔ پھر ان میں سے نہایت خوب صورت اور سڈول  
موتی چن چن کر گز بھر سہرا تیار کیا ہوگا۔

ذوق نے اس کے جواب میں فرمایا :

اک گہر بھی نہیں صد کان گہر میں چھوڑا

تیرا بنوایا ہے لے لے کے جو گوہر نہرا

میرزا نے ساتوں سمندروں کے موتی جمع کیے تھے، لیکن یہ خیال رکھا  
کہ سارے موتی سہرے میں گوندھے نہیں جا سکتے، اس لیے گز بھر کی قید  
لگا کر واضح کر دیا کہ ان میں سے چن چن کر بہترین موتی لے لیے، باقی  
چھوڑ دیے، مگر ذوق نے بات کا جواب سو سے دیا، یعنی سینکڑوں کانوں  
کے گوہر اکٹھے کر لیے گئے اور وہ تمام کے تمام سہرے کی نذر کر دیے۔ یہ  
خیال نہ رکھا کہ سہرے میں یہ تمام گوہر کیونکر سمائیں گے؟ بس مبالغے  
انحصار فرمایا، گویا تم نے "سات" کہے تھے، ہم "سو" کہتے ہیں۔

۶۔ شرح : دولہا کے چہرے پر گرمی سے پسینا آ گیا اور قطرے  
ٹپکنے لگے۔ معلوم ہوتا ہے کہ سہرا ایک قلم موتی برسانے والے بادل کی رگ  
بن گیا ہے۔ یعنی سہرے کے تار دیکھ کر خیال ہوتا ہے کہ بادل مسلسل  
موتی برسا رہا ہے۔

ذوق نے اس کے جواب میں دو شعر کہے :

روئے فرخ پہ جو میں تیرے برستے انوار

تار بارش سے بنا ایک سہرا